بصائر و عبر

سعودیہ میں قید زید حامد کون؟

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

معاصر اخبار روزنامہ جنگ کراچی ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ مطابق ۲؍جولائی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات کی اشاعت میں دو کالمی خبر چھپی ہے کہ زید حامد لال ٹوپی والے کو سعودی عرب میں ۸؍ سال قید ہزار کوڑوں کی سزا۔ حکومت کے خلاف اشتعال انگیزی پر مملکت کا دشمن قرار۔ انسداد دہشت گردی قانون کے تحت سزا۔ سعودی قانون کے مطابق زید حامد کو بیس ہفتوں تک ہر ہفتے ۵۰؍ کوڑے مارے جائیں گے، خبر کی تفصیل ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد (عامر میر) متنازع تجزیہ کار زید حامد کو سعودی عدالت نے انسدادِ دہشت گردی کے نئے سخت قوانین کے تحت آٹھ برس قید اور ایک ہزار کوڑوں کی سزا سنادی، یہ قوانین حکومت نے گزشتہ سال متعارف کرائے تھے جس میں دہشت گردی کی تعریف کو وسیع کرتے ہوئے ریاست کی ساکھ کو نقصان پہنچانے، امن عامہ کو متأثر کرنے اور معاشرے کے تحفظ کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کو بھی دہشت گردی کے زمرے میں شامل کیا گیا تھا۔ اسلام آباد میں دفتر خارجہ کے حلقوں کو زید حامد کو دی گئی سزا کی نوعیت کے بارے میں زیادہ علم نہیں۔ باخبر سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس کو سعودی حکومت کے خلاف اشتعال انگیزی کے باعث مملکت کا دشمن قرار دینے کے بعد سزا دی گئی ہے۔ سعودی قانون کے مطابق زید حامد کو ۲۰؍ہفتوں تک ہر ہفتہ ۵۰؍بار کوڑے مارے جائیں گے۔ زید کو جون میں

www.banuri.edu.pk

اول ہے، جو یوسف کذاب کے واصل جہنم ہونے کے بعد ایک عرصہ تک منقار زیرِ پَر اور خاموش رہا، جب لوگ، ملعون یوسف کذاب اور اس کے ایمان کُش فتنہ کو قریب قریب بھول گئے تو اس نے زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو منوانے اور متعارف کرانے کے لیے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل سے معاملہ کرکے اپنی زبان و بیان کے جوہر دکھلانا شروع کردیئے اور بہت جلد مسلمانوں میں اپنا نام اور مقام بنانے میں کامیاب ہوگیا....... بہرحال یہ سب کچھ اس کی چرب لسانی، تُک بندی اور جھوٹی سچی معلومات کا کرشمہ ہے، ورنہ زید حامد کے پس منظر میں جھانک کر دیکھا جائے تو یہ ملعون یوسف کذاب کے عقائد ونظریات کا علمبردار اور اس کی فکر وسوچ کا داعی ومناد ہے... اور ایسا کیوں نہ ہو کہ چشم بددور! یہ اس کا صحابی، Ñ ، اس کا معتمد خاص، اس کا سفر وحضر کا ساتھی، مشکل وقت میں اس کا معاون ومددگار، اس کے مقدمہ اور کیس کی پیروی کرنے والا اور طرف دار رہا ہے۔

کسی آدمی کا اچھا مقرر ہونا، عمدہ تجزیہ نگار ہونا، وسیع معلومات سے متصف ہونا، کسی کی چرب زبانی اور طلاقت لسانی، اس کے ایمان دار ہونے کی علامت اور نشانی نہیں ہے، کیونکہ بہت سے باطل پرست ایسے گزرے ہیں، جو ان کمالات سے متصف ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ مسلمان نہیں تھے بلکہ وہ اپنے ان کمالات واوصاف کو اپنے کفر، الحاد اور باطل نظریات کی اشاعت و V اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک صدی پیشتر متحدہ ہندوستان کے غلیظ فتنہ، فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی زندگی کا جائزہ لیجئے تو اندازہ ہوگا کہ شروع شروع میں اس نے بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ، اسلام کا ترجمان اور آریوں اور عیسائیوں کے خلاف مناظر باور کرایا تھا، مگر یہ سب کچھ ایک خاص وقت اور ایک خاص مقصد کے لیے تھا... وہ یہ کہ کسی طرح مسلمانوں میں اس کا نام اور مقام پیدا ہوجائے، اور ٍ مسلمان اس کا تعارف ہوجائے، مسلمان اس کے قریب آجائیں اور مسلمانوں کا اس پر اعتماد بیٹھ جائے، چنانچہ جب اس نے محسوس کیا کہ ان مناظروں اور مباحثوں سے اس کے مقاصد حاصل ہوگئے ہیں، تو اس نے اپنے باطل افکار ونظریات کا اظہار کرکے اپنے پر پرزے نکالنا شروع کردیئے، اس کے بعد اس نے جو گل کھلائے، وہ کسی باخبر انسان اور ادنیٰ مسلمان سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔

ٹھیک اسی طرح زید حامد بھی ایک خاص حکمت عملی کے تحت یہ سب کچھ کررہا ہے، لہٰذا جس دن اس کو اندازہ ہوجائے گا کہ اس کا مقصد پورا ہوگیا ہے، یا مسلمانوں میں اس کا اعتماد، مقام اور تعارف ہوگیا ہے، یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنے پوشیدہ افکار وعقائد کا اظہار واعلان کردے گا۔

جب یہ بات طے ہے کہ کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد نے یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے توبہ نہیں کی، بلکہ وہ آج بھی اس کے خلاف عدالتی فیصلہ کو انصاف کا خون کہتا ہے تو یقیناً آج بھی وہ کذاب یوسف علی کی روش، اس کے مشن اور عقائد و نظریات کا حامی و داعی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ کل تک وہ کھل کر اس کا جانبدار اور وکیل صفائی تھا، مگر اب وہ حالات کا دھارا دیکھ کر وقتی اور عارضی طور پر اس کی وکالت و ترجمانی سے کنارہ کش، خاموش اور حالات کے سازگار ہونے کا منتظر ہے۔''

چنانچہ حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں صاف طور پر لکھا کہ:

''جناب زید حامد اور اس سے اخلاص رکھنے والے مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مجھے نہ تو زید حامد سے کوئی ذاتی پرخاش ہے، اور نہ ہی میرا اس سے کوئی جائیداد یا خاندان کا جھگڑا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ میرا آج تک اس سے آمنا سامنا بھی نہیں ہوا، اس لیے اگر وہ آج اپنے ان عقائد و نظریات سے توبہ کرلے، یا کذاب یوسف علی پر دو حرف بھیج دے تو میں اس کو گلے لگانے کو تیار ہوں اور اپنی اس تحریر سے کھلے دل سے رجوع کا اعلان کردوں گا، تاہم جب تک وہ یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے منسلک ہے یا اس سے برأت کا اعلان نہیں کرتا، وہ حضور ﷺ کا باغی اور غدار ہے اور حضور ﷺ کا باغی و غدار' اپنے اندر چاہے کتنا ہی خوبیاں اور کمالات کیوں نہ رکھتا ہو، وہ ہمارے اور کسی سچے مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے، اس لیے ناممکن ہے کہ کوئی مسلمان اس کو اپنا یا مسلمانوں کا نمائندہ اور ترجمان باور کرے۔''

چنانچہ وہ زید حامد اپنے شہرت کے زمانہ میں جس کی فیس بک پر ۶۵ ہزار سے زیادہ چاہنے والوں کے نام تھے، حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہٗ نے جب اپنے رسالہ ''راہبر کے روپ میں راہزن'' میں اس کے عقائد اور عزائم کا پردہ چاک کیا، تو اب اس کی حالت یہ ہوگئی کہ یہ جس شہر، جس مقام اور جس کالج یا یونیورسٹی میں جاتا تو طلبہ ان سے ایک ہی سوال کرتے کہ تقریر تجھے ہم بعد میں کرنے دیں گے، پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا یوسف کذاب سے تعلق تھا یا نہیں؟ تو ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق یہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتا اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا، تو یہ حضرت جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہٗ کے خلاف ہوگیا، اپنے فون سے خود بھی اور اس وقت کے اس کے پرسنل سیکرٹری جناب عماد خالد صاحب کے فون نمبر سے اور ان کے ذریعہ سے دھمکیاں دینے لگا، حتیٰ کہ اس نے ایک ویڈیو میں پچاس منٹ تک مختلف انداز میں حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ڈرایا، دھمکایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف زہر اگلا تو اس کے چند دنوں کے بعد حضرت جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا سانحہ پیش آ گیا، اسی بنا پر ایف آئی آر میں اس کو اور عماد خالد کو نامزد کیا گیا۔ بعد میں یہی عماد خالد اس سے منحرف ہوا تو اس نے اور انکشافات کرنے کے علاوہ یہ بھی انکشاف کیا کہ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

میں اس کا ہاتھ تھا اور اس نے ویڈیو کے ذریعہ زید حامد سے کہا کہ:

''جلالپوری شہیدؒ تمہیں سمجھ گئے تھے، اس لیے تم نے ان کو قتل کروایا۔ اور تم نے میرے سامنے اقرار کیا کہ یار کراچی میں کیا مسئلہ ہے، ایک بندہ مروانا...... ستر ہزار روپے دو اور مروا دو بندہ۔ میں قرآن پر ہاتھ رکھتا ہوں، آج میں قرآن ساتھ نہیں لایا کہ بے حرمتی نہ ہو، غلط تأثر نہ جائے کہ میں قرآن کا سہارا لے رہا ہوں جھوٹ بولنے کے لیے نعوذ باللہ! لیکن جب مجھے کسی عدالت میں بلایا جائے گا، جب مجھے قرآن اٹھانے کے لیے بلایا جائے گا، جو مجھے کہنے کے لیے بلایا جائے گا میں حق سچ کہوں گا۔'' (ویڈیو پریس کانفرنس، ۲۰ نومبر ۲۰۱۳ء، جیو نیوز)

بہرحال پاکستانی قانون کے مطابق ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایف آئی آر کے مطابق پولیس اسے گرفتار کرتی، عدالت میں اس کو پیش کرتی اور عدالت مکمل تحقیق اور تفتیش کے بعد قانون کے مطابق اس سے سلوک کرتی اور فیصلہ کرتی، لیکن آج حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کو پانچ سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگیا، پولیس نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ اس سے کوئی باز پرس کی گئی، لیکن شہدائے ختم نبوت کا خون تھا، جو بالآخر رنگ لایا، جس کے بہنے اور گرنے نے اپنا اثر دکھایا۔ حرمین شریفین کی مقدس سرزمین کو بھی جب یہ اپنے غلط نظریات اور معتقدات سے آلودہ کرنے لگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور یہ سعودیہ کی جیل میں جا پہنچا۔ اب تو پاکستان کے وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات جناب پرویز رشید صاحب نے بھی اعتراف کیا ہے اور اپنے بیان میں غیر مبہم الفاظ میں فرمادیا ہے کہ زید حامد کے منہ سے خیر نہیں ہمیشہ شر کا لفظ سنا، پاکستان ان کا شر برداشت کرتا رہا، دوسرا ملک کیسے برداشت کرسکتا ہے؟ خبر کی تفصیل ملاحظہ ہو:

''لاہور (خصوصی نمائندہ مانیٹرنگ سیل) وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات سینیٹر پرویز رشید نے کہا ہے کہ میں نے زید حامد کے منہ سے ہمیشہ شر کا لفظ سنا، کبھی خیر کی بات نہیں سنی۔ وہ پاکستان میں بھی اپنا شر لے کر گھومتے رہتے تھے، پاکستان ان کا شر برداشت کرتا رہا، دوسرا ملک کسی غیر ملکی کی مداخلت کیسے برداشت کرسکتا ہے؟! پاکستان بھی کسی غیر ملکی کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا۔ زید حامد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں سینیٹر پرویز رشید نے کہا کہ مجھے اس بات پر شرم محسوس ہوتی ہے کہ دوسرے ممالک کو پاکستانیوں سے شکایت پیدا ہو۔ ہر ریاست کا اپنا ایک نظام ہے اور کوئی ملک نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرے ملک کا کوئی شہری آکر اس کو سمجھائے۔ کسی پاکستانی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ زید حامد کے حوالے سے وزارتِ خارجہ سعودی عرب سے رابطے میں ہے۔ زید حامد کے شر کو پاکستان بھی برداشت

www.banuri.edu.pk

کرتا رہا اور نقصان اٹھاتا رہا ہے اور اب وہ یہی کام دوسرے ممالک میں کررہے ہیں جو کہ انتہائی قابل مذمت ہے۔'' (روزنامہ جنگ، کراچی، اتوار ۱۷ ررمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، ۵ جولائی ۲۰۱۵ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے باغیوں کے بارہ میں قرآن کریم میں صاف فرمایا ہے کہ:

۱:......''وَأُمْلِیْ لَهُمْ إِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ۔'' (القلم:۴۵)

ترجمہ:''اور (دنیا میں عذاب نازل کرڈالنے سے) ان کو مہلت دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔''

۲:......''إِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔'' (یونس:۴۴)

ترجمہ:''یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ کو تباہ کردیتے ہیں۔''

۳:......''وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۔'' (ہود:۱۰۲)

ترجمہ:''اور آپ کے رب کی داروگیر ایسی ہی ہے جب وہ کسی بستی پر داروگیر کرتا ہے، جبکہ وہ ظلم کیا کرتے ہوں، بلاشبہ اس کی داروگیر بڑی الم رساں (اور) سخت ہے۔''

۴:......''وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔'' (الم سجدہ:۲۱)

ترجمہ:''اور ہم ان کو قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے، تاکہ وہ لوٹ آویں۔''

اگر پاکستانی گورنمنٹ اول روز سے ہی اس پر گرفت کرتی اور قانون کے مطابق اس سے سلوک کرتی تو آج اُسے یہ خفت نہ اٹھانی پڑتی کہ اس کے ملک کا باشندہ سعودی حکومت کے دہشت گردی قانون کی زد میں آکر گرفتار ہوتا، اس لیے حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ آج اگر وہ عدل وانصاف کو قائم نہیں کریں گے تو آخرت کی خجالت، شرمندگی، ذلت اور سخت گرفت سے پہلے دنیا کا کوئی قانون بھی زید حامد کی طرح حکمرانوں کو اپنے ذلت آمیز شکنجے میں کس سکتا ہے۔ إِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُوْلِی الْأَبْصَارِ۔

وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

☆☆☆